115402 ـ لڑکی کے باپ نے مناسب رشتہ چھوڑ کر دوسرا رشتہ قبول کر لیا

سوال

میرے لیے ایك بااخلاق اور دیندار شخص کا رشتہ آیا جس کی گواہی قابل اعتماد افراد بھی دیتے ہیں، لیکن میرے والد نے یہ کہہ کر رشتہ قبول کرنے سے انکار کر دیا کہ یہ دوسرے شہر سے تعلق رکھتا ہے، والد صاحب کی رائے ہے کہ اس شہر کے لوگوں سے بچ کر رہنا چاہیے.
یہ علم میں رہے کہ میرے والد صاحب " اللہ انہیں ہدایت دے " برادری کا واضح تعصب رکھتے ہیں، ہم نے کئی ایك رشتہ داروں کے ذریعہ مطئمن کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اس نے ان کی بات سننے سے انکار کر دیا.
اسی دوران میرے لیے اور بھی کئی رشتے آئے جو والد صاحب کو پسند تھے، لیکن دینی اعتبار سے وہ میرے مناسب اور کفو کے نہیں تھے، ان سب کا ایك ہی کہنا تھا انہوں نے مجھے یہ کہہ کر مطمئن کرنے کی کوشش کی کہ بیوی اپنے خاوند کی ہدایت کا سبب بن سکتی ہے.
میرا سوال یہ ہے کہ اگر میں نے اسی شخص سے شادی کرنے کی رائے اختیار کی تو کیا میں گنہگار کہلاؤنگی ؟
یہ علم میں رہے کہ میرے والد نے قسم اٹھائی ہے کہ اگر انہوں نے موافقت بھی کر لی تو وہ ساری زندگی مجھ پر راضی نہیں ہونگے، برائے مہربانی مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

عورت کے ولی کو اپنی بیٹی کے لیے اس کے مناسب اور نیك و صالح رشتہ تلاش کرنا چاہیے جو اس کی بیٹی کی عزت اور عفت عصمت اور اس کی اولاد کی حفاظت کرنے والا ہو، کیونکہ حدیث میں بھی یہی وارد ہے.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تمہارے پاس کسی ایسے شخص کا رشتہ آئے جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہو تو اس کی شادی (اپنی لڑکی سے) کر دو، اگر تم ایسا نہیں کروگے تو زمین میں وسیع و عریض فساد بپا ہو جائیگا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1084) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے.

ولی کے جائز نہیں کہ وہ اپنی ولایت میں رہنے والی عورت کو مناسب رشتہ آنے پر جس پر لڑکی راضی بھی ہو سے

شادی نہ کرنے دے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

تو تم انہیں ان کے خاوندوں سے نکاح کرنے نہ روکو جب کہ وہ آپس میں دستور کے مطابق رضامند ہوںالبقرة (232).

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عضل کا معنی یہ ہے کہ: جب عورت نکاح کا مطالبہ کرے اور رشتہ بھی مناسب اور کفو والا ہو تو اسے شادی سے روک دیا جائے، اور دونوں کی ایك دوسرے میں رغبت ہو.

معقل بن یسار کہتے ہیں:

میں نے اپنی بہن کا نکاح ایك شخص سے کیا تو اس شخص نے اسے طلاق دے دی، جب اس کی عدت ختم ہو گئی تو اسی شخص نے میری بہن کا رشتہ طلب کیا تو میں نے اسے کہا:

میں نے اس کی تیرے ساتھ شادی کی اور اسے تیرے ماتحت کیا اور تیری عزت و احترام کی تو تم نے اسے طلاق دے دی اور اب پھر تم اس کا رشتہ طلب کرتے ہو، اللہ کی قسم وہ تیرے پاس کبھی واپس نہیں جا سکتی، اور اس شخص میں کوئی عیب بھی نہ تھا، اور عورت بھی اس کے پاس واپس جانا چاہتی تھی، تو اللہ سبحانہ و تعالی نے یہ آیت نازل فرما دی:

تو تم انہیں نکاح کرنے سے مت روکو .

تو میں نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کی شادی کرتا ہوں، راوی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اس کی شادی اس شخص کے ساتھ کر دی "

اسے بخاری نے روایت کیا ہے.

چاہے یہ شادی مہر مثل میں ہو یا اس سے کم میں، امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد کا یہی قول ہے..

اگر عورت نے کسی بعینہ کفو و مناسب شخص کے ساتھ شادی کی رغبت رکھی ہو اور اس کا ولی اس کی شادی کسی دوسرے شخص سے کرے جو اس کا کفو نہ ہو جس سے عورت چاہتی ہے اس سے شادی نہیں کرتا تو وہ عاضل کہلائیگا.

لیکن اگر عورت کسی ایسے شخص سے شادی کا مطالبہ کرتی ہے جو اس کا کفو نہیں تو پھر ولی کو اسے روکنے کا حق حاصل ہے، اس صورت میں وہ عاضل نہیں کہلائیگا " انتہی

دیکھیں: المغنی (9 / 383).

جب یہ ثابت ہو جائے کہ جس شخص سے عورت شادی کرنا چاہتی تھی اور وہ اس کا کفو بھی تھا لیکن ولی نے اس سے شادی نہیں کی تو ولایت اس کے بعد والے عصبہ ولی کو مل جائیگی، اور اگر وہ سب ہی اس کی شادی سے انکار کریں تو عورت کو قاضی کے پاس جانے کا حق حاصل ہے تا کہ وہ اس کی شادی کرے.

لیکن عورت کو ایسا کرنے سے قبل یہ دیکھ لینا چاہیے کہ اس کے نتیجہ میں کیا خرابیاں پیدا ہونگی، ہو سکتا ہے اس کے نتیجہ میں اس کے والد اور رشتہ داروں اور عورت کے مابین قطع رحمی اور بائیکاٹ ہو جائے، اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس کا والد اس کے لیے کوئی اور مناسب اور کفو رشتہ تلاش کر لے.

اس معاملہ کو بات چیت اور افہام و تفہیم اور نصیحت کے ذریعہ حل کرنا چاہیے، اور اس میں سلیم الرائے رشتہ دار کو استعمال کیا جائے، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس رشتہ کے انکار میں والد حق پر ہو، اور یہ بھی ہو سکتا ہے غلطی پر ہو.

والد کی اطاعت و فرمانبرداری اور اسے راضی کرنے کی حتی الامکان کوشش کرنی چاہیے، الا یہ کہ والد آپ کی کسی ایسے شخص کے ساتھ شادی کرنے پر اصرار کرے جو کفو اور مناسب نہیں.

لیکن کسی ایسے شخص کے ساتھ شادی کرنا جس کا دین اور اخلاق پسند نہیں اور یہ امید رکھنا کہ شادی کے بعد وہ صحیح ہو جائیگا، یہ چیز خطرناک ہے، کیونکہ ہو سکتا ہے اس میں تبدیلی پیدا ہو جائے، اور ہو سکتا ہے تبدیلی پیدا نہ ہو اس لیے اس خطرہ کو مول نہیں لینا چاہیے.

بلکہ آپ اپنے والد کو راضی کریں کہ وہ کسی اخلاق اور دین والے شخص کے ساتھ ہی آپ کی شادی کرے، اور آپ صبر و تحمل سے کام لیں، ہو سکتا ہے کوئی ایسا رشتہ آ جائے جسے آپ پسند کریں اور وہ دین و اخلاق والا ہو، اور آپ کے والد بھی راضی ہو جائیں.

اس کے لیے آپ دعا سے معاونت لیں، اور استخارہ کریں اور کثرت سے اعمال صالحہ کریں، کیونکہ اطاعت و فرمانبرداری کے ساتھ نیك و صالح خاوند حاصل کیا جا سکتا ہے، اسی طرح سب فائدہ مند روزیاں بھی حاصل کی جا سکتی ہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

جس كسى نے بھى نيك و صالح اعمال كيے چاہے وہ مرد ہو يا عورت اور وہ مومن ہو تو ہم اسے اچھى زندگى مہيا كرينگے اور ان كے اعمال كا اچھا بدلہ ديں گے النحل (97).

اللہ تعالى سے ہمارى دعا ہے كہ وہ آپ كو نيك و صالح خاوند اور اولاد عطا فرمائے، اور آپ كے والد اور گھر والوں كو ايسے اعمال كرنے كى توفيق نصيب دے جنہيں وہ پسند كرتا ہے اور جن سے وہ راضى ہوتا ہے.

واللہ اعلم .